71213 ـ رمضان المبارك ميں دن كے وقت مشت زنى اور عورت سے مباشرت كر كے انزال كرنا

سوال

اگر كوئى شخص مشت زنى كرے، يا بيوى سے جماع كيے بغير بوس كنار سے ہى منى خارج ہو جائے تو كيا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟ اور اس كے ذمہ كيا واجب آتا ہے ؟ اور كيا اس كا كفارہ بھى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

مشت زنى كرنا حرام ہے، اس كى تفصيل سوال نمبر (329) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، اور پھر رمضان المبارك ميں تو اس كى حرمت اور بھى شديد ہو جاتى ہے.

دوم:

مشت زنى كرنا اور اسى طرح عورت كے ساتھ بوس و كنار كرنا حتى كہ منى خارج ہوجانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو شخص بھى ايسے فعل كا مرتكب ہو اسے اس حرام فعل پر اللہ تعالى كے سامنے توبہ و استغفار كرنى چاہيے، اور جو روزہ اس نے خراب كيا ہے اس كى قضاء ميں ايك روزہ ركھنا ہوگا، اور اس پركفارہ نہيں؛ كيونكہ كفارہ رمضان المبارك ميں روزے كى حالت ميں جماع كيے بغير واجب نہيں ہوتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اور اگر كسى نے مشت زنى كى تو اس نے حرام فعل كا ارتكاب كيا، اگر منى خارج نہ ہوئى ہو تو روزہ فاسد نہيں ہوگا، ليكن اگر منى خارج ہوگئى تو روزہ فاسد ہو جائيگا " انتہى.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (4 / 363).

اور ابن قدامہ ايك دوسرى جگہ پر يہ كہتے ہيں:

" جب اس نے " يعنى بيوى كا " بوسہ ليا اور منى خارج ہوگئى تو ہمارے علم كے مطابق بغير كسى اختلاف كے اس كا

روزہ ٹوٹ گیا " انتہی.

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ (4 / 361).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب عورت سے فرج کے علاوہ کہیں اور مرد اپنی شرمگاہ کے ساتھ مباشرت کرے، یا اس کا بوسہ لے، یا عورت کے جسم کو ہاتھ وغیرہ سے چھوئے اگر تو ایسا کرنے سے اس کی منی خارج ہوگئی تو اس کا روزہ باطل ہے، اور اگر منی خارج نہیں ہوتی تواس کا روزہ باطل نہیں.

حاوی وغیرہ کے مصنف نے بیان کیا ہے کہ فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) کے علاوہ کہیں اور مباشرت کرنے، یا بوسہ لینے سے انزال ہو جائے تو روزہ باطل ہونے پر اجماع ہے " انتہی مختصرا.

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 349).

اور بدایۃ المجتھد میں ہے:

سب ۔ یعنی سب آئمہ ۔ کا کہنا ہے کہ جس نے بھی بوس و کنار کیا اور اس کی منی خارج ہو گئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا " انتہی.

دیکھیں: بدایۃ المجتھد (1 / 382).

اور ابن عبد البر " الاستذکار " میں رقمطراز ہیں:

" میرے علم کے مطابق کسی عالم دین نے بھی روزے دار کے لیے ایك شرط کے بغیر عورت کا بوسہ لینے کی رخصت نہیں دی، وہ شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے سلامت رہتا ہو، اور جس کے متعلق یہ علم ہو کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں روزہ ٹوٹنے کے اسباب پیدا ہو سکتے ہیں، تو اس شخص کو ایسا کرنے سے اجتناب کرنا ہوگا " انتہی.

دیکھیں: الاستذکار (3 / 296).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب کسی شخص کو اپنے متعلق علم ہو کہ بیوی سے بوس و کنار کرنے سے اس کا انزال ہو جاتا ہے، تو اس کے لیے بیوی سے بوس و کنار کرنا حلال نہیں، کیونکہ بعض لوگوں کو انزال بہت جلد ہوجاتا ہے، مثلا اگر وہ بیوی سے

بوس و کنار کرے تو اس کی منی خارج ہو جاتی ہے، تو ہم ایسے شخص کو کہینگے کہ:

جب آپ کو انزال کا خدشہ ہے تو آپ کے لیے (روزے کی حالت میں) بیوی سے بوس و کنار کرنا حلال نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (237).

اور الشرح الممتع میں کہتے ہیں:

" اگر کسی بھی وسیلہ اور طریقہ سے سے منی نکالی جائے، چاہے مشت زنی کر کے یا زمین وغیرہ پر رگڑ کے، یا کسی اور طریقہ سے منی خارج کی جائے تو ایسا کرنے سے اس کا روزہ خراب ہو جائیگا، آئمہ اربعہ امام مالك، امام شافعی، امام ابو حنیفہ، امام احمد رحمہم اللہ سب اسی کے قائل ہیں.

لیکن ظاہری اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں: مشت زنی سے روزہ خراب نہیں ہوتا چاہے منی خارج بھی ہو جائے، کیونکہ اس سے روزہ ٹوٹنے کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں، اور اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل ملے بغیر ہم اللہ کے بندوں کی عبادت فاسد نہیں کر سکتے.

لیکن میرے نزدیك اس سے روزہ ٹوٹنے کا استدلال دو طرح سے ہو سکتا ہے، باقی علم اللہ کے پاس ہے:

پہلی وجہ: نص ہے، کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالی نے روزے دار کے متعلق فرمایا ہے:

" وہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میری وجہ سے ترك کرتا ہے "

اور مشت زنی کرنا، اور منی خارج کرنا دونوں ہی شہوت ہیں، منی پر شہوت کے نام کا اطلاق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تم میں سے ہر ایك کے عضو میں بھی صدقہ ہے، صحابہ کرام عرض کرنے لگے: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں کوئی ایك اپنی شہوت پوری کرے تو اسے اس کا بھی اجروثواب ملے گا؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر کوئی اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اس کو اس کا گناہ ہوگا ؟ تو اسی طرح حلال میں رکھنے پر اسے اجروثواب بھی ملتا ہے "

اور جو چیز رکھی جاتی ہے وہ منی ہے.

دوسری وجہ:

قیاس ہے:

ہم یہ کہینگے کہ: سنت نبویہ میں جان بوجھ کر قئ کرنے والے اور سنگی لگوا کر خون نکلوانے والے کا روزہ ٹوٹنے کا ذکر ملتا ہے، اور یہ دونوں ہی جسم کو کمزور کرتی ہیں.

معدہ سے کھائی ہوئی چیز نکلنے سے ظاہر ہے جسم میں کمزوری اور نقاہت پیدا ہوتی ہے، اور منی خارج ہونے سے بھی بلا شك و شبہ جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے، اسی لیے غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ بدن میں چستی اور نشاط واپس پلٹ آئے، تو اس طرح یہ قئ اور سنگی لگوانے پر قیاس ہو گا.

اس بنا پر ہم کہتے ہیں کہ: جب منی شہوت کے ساتھ خارج ہو تو یہ دلیل اور قیاس کی بنا پر روزہ توڑ دےگی " انتہی باختصار.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 234 - 235).

ان دونوں دلیلوں شہوت پوری کرنے، اور بدن کمزور ہونے سے ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس پر استدلال کیا ہے کہ: مشت زنی کرنا روزہ توڑ دیتی ہے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 251).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" روزے کی حالت میں عمدا اور جان بوجھ کر مشت زنی کی جائے اور منی خارج ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر فرضی روزہ ہو تو اسے اس روزہ کی قضاء میں ایك روزہ رکھنا ہو گا، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار بھی کرنا ہوگی؛ کیونکہ نہ تو روزے کی حالت میں مشت زنی کرنا جائز ہے، اور نہ ہی روزے کے بغیر، لوگ اسے سری عادت کا نام بھی دیتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 267).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" رمضان المبارك یا رمضان کے علاوہ کسی بھی وقت مشت زنی کرنا حرام ہے، یہ فعل جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ

وتعالى کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے تو بلا شبہ (ان سے جنسی خواہش پوری کرنے میں) وہ ملامت زدہ نہیں، پھر جو کوئی بھی اس کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرے یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں المؤمنون (5 ـ 7).

اس بنا پر جو شخص بھی رمضان المبارك میں روزے کی حالت میں ایسا فعل کرے اسے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرنا ہوگی، اور وہ اس روزے کی قضاء بھی ادا کرےگا جس میں اس نے مشت زنی کا ارتکاب کیا اور اس کے ذمہ کفارہ واجب نہیں؛ کیونکہ کفارہ تو خاص کر جماع میں واجب ہوتا ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 256).

واللہ اعلم .